سوال

(534) یتیم کا مفہوم؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر کسی کا والد فوت ہوجائے تو وہ کس وقت تک یتیم رہتا ہے، شریعت نے اس کی کیا حد مقرر کی ہے، کتاب وسنت سے اس کی وضاحت کریں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ احتلام کے بعد یتیم نہیں۔ [1]

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر بایں الفاظ عنوان قائم کیا ہے: ''یتیمی کب ختم ہوتی ہے؟'' اس کا مطلب یہ ہے کہ بچے اس وقت تک یتیم رہتے ہیں، جب تک وہ بالغ نہ ہوں، اگر بالغ ہوجائیں تو شرعاً یہ حالت ختم ہوجاتی ہے۔ اب یہ سوال کہ انسان بالغ کب ہوتا ہے؟ مختلف احادیث کے پیش نظر اس کی تین علامتیں ہیں:

(۱) بچے کو احتلام آجائے یا بچی حالتِ حیض سے دوچار ہوجائے جیسا کہ مذکورہ حدیث میں ہے۔

(۲) جب بچے یا بچی کی عمر پندرہ سال ہوجائے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ غزوہ احد کے دن وہ چودہ سال کے تھے تو انہیں جنگ میں شرکت کی اجازت نہ ملی لیکن آئندہ سال جب وہ پندرہ برس کے ہوئے تو غزوہ خندق میں شرکت کی اجازت مل گئی۔ [2]

(۳) زیرناف بال اگ آئیں۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ غزوہ بنی قریظہ کے دن جس شخص کے زیرناف بال اگے ہوئے تھے اسے قتل کردیا جاتا اور جس کے بال نہ ہوتے اسے چھوڑ دیا جاتا۔ [3]

بہرحال بلوغ کے بعد یتیمی کی حالت ختم ہوجاتی ہے اور بلوغ کی مذکورہ بالا تین علامتیں ہیں۔ (واللہ اعلم)

---

[1] بیہقی ص ۳۲۰ ج ۶۔

[2] صحیح بخاری، المغازی: ۴۰۹۷۔

[3] ابوداود، حدود: ۴۴۰۴۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد 4۔ صفحہ نمبر :462

محدث فتویٰ